بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِيَدِ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ مَنْ يَّشَآءُ ۔ عَسٰٓى اَنْ يَّبْعَثَكَ رَبُّكَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یومِ مسیح موعود

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۵ پیسے

جلد ۵۸/۲۳ | ۲ ذوالحجہ ۱۳۸۸ھ | ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۸ھش | ۱۹ فروری ۶۹ء | نمبر ۴۳

ارشاداتِ عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا محض ایک رسمی ایمان ہے

حقیقی ایمان باللہ گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں

"یہ دھوکا جو انسان کو لگتا ہے کہ وہ خدا کو مانتا ہے باوجودیکہ عملی شہادت اس ایمان کے ساتھ نہیں ہوتی درحقیقت یہ بھی ایک قسم کی مرض ہے جو خطرناک ہے۔ مرض دو قسم کی ہوتی ہے۔ ایک مرض مختلف ہوتی ہے۔ یہ وہ ہوتی ہے جس کا درد محسوس ہوتا ہے۔ جیسے دردِ سر یا درد گردہ وغیرہ۔ دوسری قسم کی مرض مرضِ مستوی کہلاتی ہے۔ اس مرض کا درد محسوس نہیں ہوتا اور اس لئے مریض ایک طرح اس کے علاج سے تساہل اور غفلت کرتا ہے۔ جیسے برص کا داغ ہوتا ہے بظاہر اس کا کوئی درد اور دُکھ محسوس نہیں ہوتا لیکن آخر کو یہ خطرناک نتائج پیدا کرتا ہے۔ پس خدا پر ایسا ایمان جو عملی شہادتیں ساتھ نہیں رکھتا ہے ایک قسم کی مرضِ مستوی ہے صرف رسم و عادت کے طور پر مانتا ہے۔ یا یہ کہ باپ دادا سے سُنا تھا کہ کوئی خدا ہے اس لئے مانتا ہے۔ اپنی ذات پر محسوس کر کے کب اس نے اللہ کا اقرار کیا؟ یہ اقرار جس دن اس رنگ میں پیدا ہوتا ہے ساتھ ہی گناہوں کی میل کچیل کو جلا کر صاف کر دیتا ہے اور اس کے آثار ظاہر ہونے لگتے ہیں۔ جب تک آثار ظاہر نہ ہوں ماننا نہ ماننا برابر ہے۔ اس کی وجہ یہی ہے کہ یقین نہیں ہوتا اور یقین کے بغیر ثمرات ظاہر نہیں ہو سکتے۔ دیکھو جن خطرات کا انسان کو یقین ہوتا ہے۔ ان کے نزدیک ہرگز نہیں جاتا۔ مثلاً یہ خطرہ ہو کہ گھر کا شہتیر ٹوٹا ہوا ہے تو وہ کبھی اس کے نیچے جانے اور رہنے کی دلیری نہ کریگا یا یہ معلوم ہو کہ فلاں مقام پر سانپ رہتا ہے اور وہ رات کو پھرا بھی کرتا ہے تو کبھی یہ رات کو اٹھ کر وہاں نہ جائیگا کیونکہ اس کے نتائج کا قطعی اور یقینی علم رکھتا ہے۔ پس اگر خدا کو مان کر ایک پیسہ کے سکھیا جتنا بھی اثر اور یقین نہیں ہوتا تو سمجھ لو کہ کچھ بھی نہیں مانتا۔ اور اصل یہ ہے کہ ساری خرابی کی جڑ ھ گیان کی کوتاہی ہے۔"

(ملفوظات جلد چہارم صفحہ ۳۱۳)

اخبار احمدیہ

-• ربوہ ۱۸ تبلیغ۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ دو روز سے کچھ سر درد کی تکلیف ہے۔ ویسے عام طبیعت اچھی ہے۔ احباب جماعت حضور ایدہ اللہ کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

-• ربوہ ۱۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت کے متعلق اطلاع مظہر ہے کہ پتا اور گردہ میں تکلیف ہے۔ نیز کمر میں بھی درد ہے۔ احباب جماعت خاص توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں کہ اللہ تعالےٰ حضرت سیدہ مدظلہا کو اپنے فضل سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے اور آپ کی عمر میں بے انداز برکت ڈالے آمین۔

-• ربوہ ۱۸ تبلیغ۔ حضرت سیدہ اُم مظفر احمد صاحبہ مدظلہا کی عام طبیعت تو پہلے سے بہتر ہے۔ لیکن کل دن بھر اور رات کو ٹانگوں میں درد کی تکلیف رہی۔ احباب جماعت حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ و عاجلہ اور درازیٔ عمر کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں جاری رکھیں۔

-• لاہور۔ عزیز جعفر احمد خان سلمہ ابن محترم نواب زادہ عباس احمد خان صاحب کی طبیعت پہلے کی نسبت بہتر ہے۔ لیکن قوتِ گویائی ابھی تک بحال نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت درد والحاح سے دعائیں کریں کہ اللہ تعالےٰ اپنے فضل سے عزیز موصوف کو شفائے کامل و عاجل عطا فرمائے آمین۔

-• لاہور (بذریعہ ڈاک) محترمہ ڈاکٹر فہمیدہ عظمت صاحبہ فضل عمر ہسپتال ربوہ کی پچھلے دونوں بازو کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ آپ لاہور میں زیرِ علاج ہیں اگرچہ انکی طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے دن بدن بہتر ہو رہی ہے لیکن تکلیف ابھی پورے طور پر دُور نہیں ہوئی ہے۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ آپ کو اپنے فضل و کرم سے صحتِ کاملہ و عاجلہ عطا فرمائے آمین

-• مکرم لطیف احمد صاحب قریشی ایم اے انکم ٹیکس آفیسر لائل پور ابن مکرم حکیم فیروز الدین صاحب مرحوم کا نکاح عزیزہ سیدہ شاہدہ تنویر صاحبہ بنت مکرم سید عبداللہ شاہ صاحب دارالرحمت وسطی ربوہ کے ساتھ چھ ہزار روپیہ حق مہر پر سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے ۹ فروری ۱۹۶۹ء بروز اتوار بعد نماز ظہر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ احباب جماعت دعا کریں کہ اللہ تعالےٰ اس رشتہ کو دونوں خاندانوں کے لئے دینی و دنیوی لحاظ سے خیر و برکت اور حقیقی سعادت کا موجب بنائے آمین

مسعود احمد بیشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا۔

روزنامہ الفضل ربوہ

مورخہ ۱۹ تبلیغ ۱۳۴۸ ہش

محققین اور اسلامی اصول

صاحب موصوف اپنی تقریر میں فرماتے ہیں:-

"اس معاملہ میں ایک اور غلطی بھی ہے جو انسان کرتا رہا ہے اور وہ یہ ہے کہ جس محدود دائرہ میں کوئی خدائی ہدایت وہ اپنے پاس پاتا ہے۔ صرف اسی پر وہ اکتفا کرنا چاہتا ہے۔ اور اپنے دائرہ سے باہر جا کر یہ معلوم کرنے کی کوشش نہیں کرتا کہ کہیں اور بھی کوئی ہدایت خدا کی طرف سے آئی ہوئی موجود ہے یا نہیں۔ اس کے اپنے معاشرہ میں اس کے اپنے اسلاف کے ذریعہ سے اگر کوئی خدائی ہدایت اسے ملی ہے تو وہ صرف اسی پر قناعت کر لیتا ہے۔ پھر جب وہ دیکھتا ہے کہ یہ ہدایت اسے پوری راہ نمائی نہیں دے رہی کہ جس سے زندگی کے مختلف پہلوؤں میں وہ ایک جامع اور قابل عمل نظام مرتب کر سکے۔ اور اپنی زندگی کو صحیح طریقوں پر ڈھال سکے تو وہ سرے سے خدائی ہدایت ہی سے مایوس ہو جاتا ہے اور غیر ضروری سمجھتا ہے کہ اپنے دائرہ سے باہر نکل کر بھی یہ معلوم کرے کہ کہیں اور بھی کوئی خدائی ہدایت زیادہ جامع اور صحیح شکل میں موجود ہے یا نہیں۔ وہ اگر کہیں اور پائی جاتی ہو تو اس کو وہ اجنبی چیز سمجھتا ہے اس کے اندر عیب نکالنے کی کوشش کرتا ہے۔ اس کی قدر گھٹانے میں اپنا زور صرف کرتا ہے اور چاہتا یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح اس کے خدائی ہدایت کا انکار کرنے کے لئے اسے کوئی بہانہ مل جائے۔ حالانکہ فی الواقعہ یہ اس کی خود اپنے ساتھ دشمنی ہے۔ ایک انسان کو کھلے دل کے ساتھ دیکھنا چاہیئے کہ کہاں حق کی روشنی موجود ہے کھلے دل کے ساتھ اس کو معلوم کرنا چاہیئے کہ اگر میرے پاس کوئی روشنی مکمل شکل میں نہیں ہے تو کہیں اور وہ موجود ہے یا نہیں۔ اگر وہ کہیں پائی جاتی ہو یا کوئی اسے پیش کرے تو بغیر کسی تعصب اور بغیر کسی تنگ نظری کے اس کو جانچنا چاہیئے۔ قبل از وقت کوئی رائے قائم کئے بغیر اس کی تحقیق کرنی چاہیئے۔ کھلی آنکھوں سے دیکھنا چاہیئے کہ آیا اس سے کوئی ایسی راہ نمائی مل سکتی ہے جس سے ہم اخلاق کے صحیح اصول معلوم کر سکیں۔ جس سے ہم اپنے تمدن اور اپنی تہذیب کے بنیادی مسائل کا حل معلوم کر سکیں۔ جس سے ہم اپنی زندگی کو زیادہ بہتر بنانے کی کوشش کر سکیں

میں سمجھتا ہوں اگر موجودہ زمانے کے اہل فکر اپنی اس کمزوری سے نجات پالیں۔ تو سارے انسان خدا کی طرف سے آئے ہوئے ہر اس نور سے فائدہ اٹھا سکتے ہیں جو دنیا میں کہیں آیا ہے۔"

حقیقت یہ ہے کہ اسلام سے پہلے جو خدائی ہدایت آتی رہی ہے وہ اس وقت اور مقام کے لحاظ سے آتی رہی ہے۔ انسانی ذہنیت اس کمال کو نہیں پہنچی تھی۔ جس کو وہ اس وقت پہنچ چکی تھی جب قرآن کریم نازل ہوا۔ اس لئے اسلام میں اللہ تعالےٰ نے کامل ہدایت ہی نازل نہیں فرمائی بلکہ الٰہی ہدایت کے لئے ایک طرف تو روحانی بنیادیں واضح طور پر استوار کیں۔ اور دوسری طرف اسلامی اصولوں کو انسانی عقل کے مطابق ثابت کرنے کے لئے یہ مطالبہ بھی کیا کہ ان اصولوں کو عقل کی میزان پر بھی تول کر دیکھو اس سے بہتر اصول انسانی عقل دریافت نہیں کر سکتی۔ اس لئے بجائے اس کے کہ ہم دوسروں پر الزام دھریں کہ وہ مکمل خدائی ہدایت کی تلاش نہیں کرتے۔ چاہیئے کہ ہم ان دونوں پہلوؤں کو دنیا کے سامنے قولاً اور عملاً پیش کریں۔ یعنی ایک طرف تو یہ ثابت کریں کہ اسلام کی بنیاد واقعی روحانیت پر ہے۔ اور جو ہدایت وہ دیتا ہے وہ یقیناً ایسی ہستی کی طرف سے ہے۔ جو فی الواقعہ اس کائنات کا صانع ہے۔ اور دوسری طرف ہم اپنے نمونہ سے یہ ثابت کریں۔ کہ یہ تعلیم ایسی ہے جو عقل کے ترازو پر بھی پوری اترتی ہے اور کوئی انسان ایسی مکمل تعلیم نہیں دے سکتا۔

یہ دونوں باتیں ایک ساتھ ہی ثابت کرنی ضروری ہیں کیونکہ جس تعلیم کی بنیاد روحانیت یعنی اللہ تعالےٰ کی معرفت پر ہو۔ ہم اس کی عقلی فوقیت عملاً اس وقت تک پوری طرح پیش نہیں کر سکتے۔ جب تک ہمارے اعمال کی بنیاد اللہ تعالےٰ کی حقیقی معرفت کے چشمہ سے سیراب ہو کر ہم سے ادا نہ ہو۔ (باقی)

ہر صاحب استطاعت احمدی کا فرض ہے کہ
اخبار الفضل خود خرید کر پڑھے۔

حدیث النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سجدے میں بہت دعا کیا کرو

عَنْ اَبِیْ هُرَیْرَةَ رَضِیَ اللّٰهُ عَنْهُ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّی اللّٰهُ عَلَیْهِ وَسَلَّمَ قَالَ: اَقْرَبُ مَا یَکُوْنُ الْعَبْدُ مِنْ رَّبِّهٖ وَهُوَ سَاجِدٌ فَاَکْثِرُوا الدُّعَاءَ

(مسلم کتاب الصلوٰۃ)

ترجمہ:- حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالےٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا انسان اپنے رب سے سب سے زیادہ قریب اس وقت ہوتا ہے جب وہ سجدے میں ہو اس لئے سجدہ میں بہت دعا کیا کرو۔

ایک کعبہ کروڑوں بتخانے

ایک کعبہ کروڑوں بت خانے
اک حقیقت کروڑوں افسانے

وحیِ حق کے بغیر علم کہاں
عقل بے چاری اس کو کیا جانے

شمع جب تک نہ خود جلے پہلے
جلنے آتے نہیں ہیں پروانے

ہے بگولوں سے خیر مقدم قیس
ناچ اٹھے خوشی سے ویرانے

جان مردوں میں ڈالکر تنویر
کر دیا جاوداں مسیحا نے

تنویر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

تہذیب و ہدایت کا اوّلیں سرچشمہ اور اُمّ القریٰ ـــــ مکہ معظمہ

(محترم شیخ عبد القادر صاحب لاہور)

علم الاقوام کا سب سے اہم مسئلہ یہ ہے کہ آیا انسانی تہذیب ایک مرکز سے دنیا کے مختلف حصوں میں پھیلی یا ہر جگہ علیحدہ علیحدہ وجود میں آئی۔ وحدتِ نسلِ انسانی کے ماننے والے یہ کہتے ہیں کہ تہذیب و تمدن کا چشمہ ایک مرکز سے پھوٹا اور ساری دنیا میں پھیل گیا۔ یہ مرکز کونسا تھا؟ اس کی تعیین کے لئے ہمیں قرآن حکیم سے مکمل راہنمائی ملتی ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ السلام اپنی معرکۃ الآراء کتاب منن الرحمٰن میں فرماتے ہیں:۔

"میں نے آیاتِ قرآنی میں وہ عجائبات دیکھے جو آنکھوں کو خنکی سے بھر دیتے ہیں اور معارف کی دولت بخشتے ہیں اور مسلمانوں کے دلوں کو خوش کر دیتے ہیں اور مجھ کو لغتوں کا سِرّ اور ان کی اصل جگہ بتلائی گئی اور کلمات کے پیوند اور ان کے راز سے میں توشہ دیا گیا۔ اور اسی طرح بلند بھید مجھ کو عطا کئے گئے اور بڑے بڑے نکتے مجھ کو دیئے گئے تا خدا تعالےٰ میرا یقین زیادہ کرے۔۔۔۔ اگر تو چاہتا ہے کہ آیہ موصوفہ اور اس کے حملہ سے نجات ہو تو قرآن کے اس مقام کو پڑھ جہاں یہ لکھا ہے

لِتُنْذِرَ اُمَّ الْقُرٰی وَ مَنْ حَوْلَهَا۔

جس کے یہ معنے ہیں کہ ہم نے قرآن کو عربی زبان میں بھیجا تا تو اس شہر کو ڈراوے جو تمام آبادیوں کی ماں ہے اور ان آبادیوں کو جو اس کے اِردگرد ہیں۔ یعنی تمام دُنیا کو۔۔۔۔ یہ آیت قرآنی، عربی اور مکہ کی عظمت ظاہر کرتی ہے اور اس میں ایک نور ہے جس نے دشمنوں کو ٹکڑے ٹکڑے اور لاجواب کر دیا۔۔۔۔ میرے پر کھولا گیا کہ آیتِ موصوفہ اور اشاراتِ ملفوفہ عربی کے فضائل کی طرف ہدایت کرتی ہیں اور اس بات کی طرف اشارہ کرتی ہیں کہ وہ ام الالسنہ ہے اور قرآن پہلی کتابوں کا اُمّ یعنی اصل ہے اور مکہ تمام زمین کا اُمّ ہے۔"

پھر آگے چل کر فرماتے ہیں:۔

"خدا تعالےٰ نے قرآنِ شریف کے کئی مقامات میں اس بات کی طرف اشارہ کیا ہے کہ زبانوں کی ماں اور خدا کی وحی صرف عربی ہے اور اسی واسطے اس نے مکہ کا نام مکہ اور اُمّ القریٰ رکھا کیونکہ لوگوں نے اس سے ہدایت اور زبان کا دُودھ پیا[1]۔ پس یہ اس بات کی طرف اشارہ ہے کہ صرف عربی زبان ہی نطق اور عقل کا منبع ہے۔ پس خدا تعالےٰ کے اس قول میں فکر کر کہ یہ قرآن عربی ہے تا تو مکہ کو جو تمام آبادیوں کی ماں ہے ڈراوے۔۔۔۔ پس اس سے ثابت ہوا کہ مکہ تمام دُنیا کی ماں ہے اور تمام قلیل و کثیر کا مولد ہے اور اس کے ساتھ یہ بھی ثابت ہو گیا کہ عربی تمام زبانوں کی ماں ہے کیونکہ مکہ تمام مکانوں کی ماں ہے۔"

پھر اِنَّ اَوَّلَ بَیْتٍ وُّضِعَ لِلنَّاسِ لَلَّذِیْ بِبَکَّةَ مُبٰرَکًا وَّ هُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ کی تفسیر میں فرماتے ہیں:۔

"پہلا گھر یعنی بیت اللہ وہی ہے جو مکہ میں ہے۔ برکت والا اور ہدایت واسطے عالموں کے ـــــ پس اس میں اس بات کی طرف اشارہ ہے جو عربی تمام زبانوں پر سبقت لے گئی اور تمام مکانوں پر محیط ہے۔ اور وہ بولنے والوں کی پہلی غذا ہے کیونکہ گھر لوگوں کے مجمع سے خالی نہیں ہوتا۔ اور مجمع دفع حاجت اور باہم اُنس پیدا کرنے کے لئے کلام کی طرف محتاج ہوتا ہے کیونکہ معاشرت فہم اور تفہیم پر موقوف ہے۔

اور اسی طرح خدا تعالےٰ کا یہ قول ہے اِذْ بَوَّاْنَا لِاِبْرٰهِیْمَ مَکَانَ الْبَیْتِ کہ یاد کر جب ہم نے ابراہیم کو دوبارہ بنانے کے لئے وہ مکان دکھلایا جہاں ابتداء میں بیت اللہ تھا۔ یہ قول صاف بتلا رہا ہے کہ مکہ دنیا میں پہلی عمارت ہے۔"

(منن الرحمٰن صفحہ ۳۹، ۶۳، ۸۹)

الغرض حضرت مسیح موعود علیہ السلام نے منن الرحمٰن میں بڑی تفصیل سے اس قرآنی انکشاف اور تاریخی حقیقت کو دُنیا کے سامنے پیش کیا۔ کہ مکہ معظمہ تمام آبادیوں کی ماں ہے اور عربی زبان امّ الالسنہ۔

علم الالسنہ (فلالوجی) کی رُو سے اس نظریہ پر بہت بڑا کام ہو چکا ہے۔ اس عظیم الشان خدمتِ قرآنی کی توفیق مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر کے حصہ میں آئی۔ دُور اُفتادہ بیٹیوں کو ام الالسنہ کی آغوش میں آپ نے پہنچایا۔ اب امریکہ کا ایک ادارہ آپ کی تحقیق کو بلادِ مغرب میں شائع کرنے کا انتظام کر رہا ہے۔

علم الانسانیات اور علم الاقوام کی رُو سے اس نظریہ پر کام کرنے کی بہت گنجائش ہے ؎

صلائے عام ہے یارانِ نکتہ داں کے لئے

علم الاقوام کا ایک ماہر اپنی تحقیق کا خلاصہ بایں الفاظ پیش کرتا ہے:۔

"تاریخ تمدن کے ہر شعبے کے مطالعے یا تحلیل کے بعد سب سے بڑا سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ آیا تہذیبِ انسانی کی مختلف شکلیں جداگانہ طور پر وجود میں آئی ہیں یا یہ سمجھنا چاہیئے کہ ان کا ایک مشترک مرکز تھا اور وہاں سے وہ آگے چل کر مختلف ملکوں میں پھیلیں جو بعض صورتوں میں ایک دوسرے سے بہت فاصلے پر تھے۔"

اسی تسلسل میں لکھتے ہیں:۔

"مختلف غیر متمدن قوموں کے تہذیبی عناصر کی تحلیل اور ان کے نشو و نما کا پتہ چلانے سے وہ علم الاقوام جو تاریخ تمدن کے مطالعے پر مبنی ہے اس نتیجے پر پہنچا ہے کہ دنیا میں ایک ابتدائی تہذیب تھی جسے ہم سب تہذیبوں کی مشترک بنیاد قرار دے سکتے ہیں اور یہ کہہ سکتے ہیں کہ تہذیب و تمدن کے ارتقاء کے وہ سب مدارج جو آگے چل کر طے ہوئے اسی نقطے سے شروع ہوئے تھے۔"

(علم الاقوام از ڈاکٹر ہیرلڈ ایمرد الف ایہرن فیلس صفحہ ۳۱-۳۳)

حضرت مسیح موعود علیہ السلام کو اللہ تعالےٰ نے کشفاً بتایا کہ ہماری تہذیب یعنی عصرِ آدم کی عمر سورۃ العصر کے اعداد میں مضمر ہے حضرت آدم علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روزِ وفات تک قمری حساب سے ۴۷۳۹ برس پہلے خلیفۃ اللہ بن کر مبعوث ہوئے۔ آپ پہلے انسان نہیں تھے بلکہ خلیفۃ اللہ فی الارض، مسجود ملائک، اوّلین پیغمبر اور تہذیب کے بانی تھے۔ گویا آج تہذیبِ آدم کی عمر کم و بیش چھ ہزار سال ہے۔ ساتواں ہزار سال شروع ہے۔

قرآنِ حکیم کی رُو سے زبان کی ابتداء اور تمدن کی بنیاد، امّ القریٰ میں رکھی گئی۔ مکہ معظمہ میں جو کہ سب بستیوں کی ماں ہے وہ پہلا گھر تعمیر ہوا جو کہ تمدنِ عالمین کی اساس ہے۔ ھُدًی لِّلْعٰلَمِیْنَ میں یہی اشارہ ہے۔ زبان کی ابتداء بھی اسی نقطہ مرکزی سے ہوئی کیونکہ ہمارے آدم سے بہت پہلے ارض حجاز سے، مختلف نسلیں دنیا کے مختلف گوشوں میں پھیل چکی تھیں۔ جب یہ نسلیں اس قابل ہوئیں کہ وہ وحی و الہام کو جذب کرنے کے بعد اسکے مطابق اپنی زندگی کو ڈھال سکیں، تو آدم مبعوث ہوئے جو کہ پہلے ملہم من اللہ اور خلیفۃ اللہ تھے۔ پھر آدم کی تہذیب ساری دنیا میں پھیل گئی۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی مصلح موعود ربانی ایدہ اللہ تعالےٰ نے اس مسئلہ پر سیر حاصل بحث کی ہے کہ آدم پہلے انسان نہیں تھے بلکہ تمدن کے باپ تھے۔ حضرت مسیح موعودؑ نے بھی یہی ارشاد فرمایا ہے کہ آدم سے پہلے بھی انسان موجود تھے انہی انسانوں میں سے انہیں خلیفہ چُنا گیا۔

---

[1] مکہ، ملک سے ہے جس کے معنے ماں کی چھاتیوں سے دُودھ چوسنا ہے۔ (عبد القادر)

سباح (ملائیشیا) میں احمدی جماعتوں کی چوتھی سالانہ کانفرنس کا انعقاد

ملک کے طول و عرض سے احمدی احباب کی شمولیت • اہم دینی موضوعات پر تقاریر • مجلسِ شوریٰ

(مکرم مولوی بشارت احمد صاحب امروہی انچارج احمدیہ مسلم مشن سباح ملائیشیا)

الحمد للہ امسال بھی تحریک جدید احمدیہ مسلم مشن سباح اپنی سالانہ کانفرنس اور شوریٰ چوتھی بار منعقد کرنے کی توفیق ملی۔ اللہ تعالیٰ کا احسان اور اس کا فضل ہے کہ احباب جماعت ملک کے مختلف حصوں سے شمولیت کے لئے سفر کر کے مقامی مرکز میں پہنچے اور تین روز تک باقاعدگی سے شامل رہ کر خاطر خواہ فائدہ اٹھایا۔

پہلے دو روز مورخہ ۲۶ ماہ فتح اور ۲۷ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش تقاریر کا پروگرام تھا اور آخری روز مورخہ ۲۸ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش مجلس شوریٰ منعقد ہوئی۔

دوست چار بجے شب تہجد کے لئے بیدار ہوتے۔ نماز تہجد سے فراغت اور فجر کی نماز کی ادائیگی کے بعد قرآن کریم کے درس میں شامل ہوتے۔ نماز عشاء کی ادائیگی کے بعد درس حدیث اور کلام حضرت مسیح موعود علیہ السلام میں شمولیت اختیار کرتے۔

درسوں کے دوران سوالات متعلقہ کے جوابات بھی دیئے جاتے رہے۔

احمدی بہنوں نے تیاری طعام کا خاطر خواہ انتظام کیا اور نہایت درجہ اخلاص سے اس فریضہ کو ادا کیا۔ جَزَاھُنَّ اللّٰہُ اَحْسَنَ الْجَزَاءِ۔

مورخہ ۲۶ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش کو صبح ساڑھے آٹھ بجے پروگرام کے مطابق خاکسار نے تلاوت قرآن کریم کے بعد سالانہ جلسہ کا افتتاح کیا اور مختصر طور پر اس کی اہمیت اور برکات پر روشنی ڈالی۔

پہلی تقریر مکرم حسین اے آمل صاحب آف سنڈاکن نے سیرۃ النبی صلے اللہ علیہ وسلم کے موضوع پر فرمائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حیاتِ طیبہ کے چیدہ چیدہ پہلوؤں پر موثر رنگ میں مقامی زبان میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد مکرم ڈینئل مورا یوسف صاحب آف سنڈاکن نے احمدی اور غیر احمدی کے درمیان فرق پر تفصیل سے تقریر فرمائی۔

آپ کے بعد مستورات کے حصہ جلسہ سے ہماری بہن محترمہ میمون مجید صاحبہ نے اسلام میں عورت کے مقام پر تقریر فرمائی آپ اس سے قبل عیسائی تھیں۔ عیسائی گھرانہ میں پیدا ہوئیں اور عیسائی گھرانہ میں پرورش پائی۔ تعلیم بھی عیسائی سکولوں میں حاصل کی اس لئے موثر رنگ میں ایک عیسائی عورت کی زندگی عملاً سامعین کے سامنے رکھی۔ قبولیتِ اسلام کے بعد کی زندگی میں جو تجربہ انہیں ہوا اسے بھی ایک مشاہدہ کے رنگ میں پیش کیا۔

آپ کے بعد مکرم منصور بن سلیم شاہ نے ایک مذہبی آدمی کی روزمرہ کی زندگی پر روشنی ڈالی۔ حقیقی مذہب اور اس کے مطابق طریق عمل کی اہمیت۔ فوائد اور ذمہ داری کے احساس اور ادائیگی تمام پہلوؤں کو اجاگر کیا۔ بارہ بجے پہلا اجلاس ختم ہوا۔ طعام و نماز کے لئے تیاری ہوئی۔

دو بجے دوسرا اجلاس تلاوت قرآن مجید سے شروع ہوا۔ پہلی تقریر مکرم توانکو حمید صاحب نے سیرت حضرت مسیح موعود علیہ السلام پر فرمائی اور آپ کی حیاتِ طیبہ کے بعض چیدہ چیدہ حصوں پر مقامی زبان میں روشنی ڈالی۔ آپ کے بعد دوسری تقریر اسلام پر اعتراضات کے جوابات کے موضوع پر مکرم حسین رائے آمل صاحب نے فرمائی۔ اس تقریر کے بعد چار بجے اس روز کی کارروائی ختم کی گئی۔

دوسرے روز مورخہ ۲۷ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش حسب پروگرام ساڑھے آٹھ بجے دعا و تلاوت قرآن کریم سے شروع ہوئی نظام احمدیت کے موضوع پر مکرم ڈینئل مورا یوسف صاحب نے پہلی تقریر فرمائی۔ آپ کے بعد خاکسار نے تبلیغی مہم کو تیز کرنے کے لئے سال میں پندرہ روز وقف کی تحریک پیش کی۔ قرآن کریم کی روشنی میں اس کی اہمیت فوائد اور ایک احمدی کی ذمہ داری وغیرہ پہلوؤں پر روشنی ڈالی۔ بعدہٗ مکرم توانکو شریف حمید صاحب نے اپنی قبولیتِ احمدیت پر تفصیل سے روشنی ڈالی۔ اور ان حالات کو پیش کیا جو انہیں حق کی طرف لانے کا سبب بنے۔ آخر میں اللہ تعالیٰ کا شکر ادا کیا کہ نہ صرف انہیں ہی اس کی توفیق ملی بلکہ ان کی اہلیہ صاحبہ اور والدین بھی اس نعمت سے متمتع ہو چکے ہیں۔

تیسری تقریر اسلام کی دل لبھانے والی تعلیم کے موضوع پر مکرم ٹیچر حمید صاحب نے کی۔ آپ کے بعد عباس بن عبد الہادی نے ایک مسلمان کا صحیح طریق عمل کے موضوع پر تقریر کی۔ جعفر بن عبد الہادی صاحب نے ایک احمدی کی خوبیاں کے موضوع پر اپنے خیالات کا اظہار کیا۔ اسلامی تعلیم کے مطابق اوقات گزارنے کی نوجوانوں کو ترغیب دی۔ اس تقریر کے بعد اس روز کا پہلا اجلاس اختتام پذیر ہوا۔

طعام اور نمازِ ظہر سے فراغت کے بعد دو بجے دوسرا اجلاس دعا اور تلاوت سے شروع ہوا۔ مکرم توانکو شریف حمید صاحب نے غیر از جماعت احباب کی طرف سے احمدیت پر اعتراضات اور ان کے جوابات پر روشنی ڈالی۔

آپ کے بعد آپ کی اہلیہ صاحبہ نے میں نے اسلام کیوں قبول کیا کے موضوع پر مستورات کے حصہ جلسہ سے تقریر کی اور دلچسپ واقعات بیان کئے۔ دعا کے بعد جلسہ سالانہ کے دو روزہ پروگرام کے اختتام کا اعلان کیا۔

مورخہ ۲۸ ماہ فتح ۱۳۴۷ ہش حسب پروگرام شوریٰ کی کارروائی عمل میں لائی گئی مرکزی انتخاب۔ مجوزہ بجٹ برائے سال ۷۰-۱۹۶۹ء گزشتہ بجٹ ۶۹-۱۹۶۸ء کی آمد و خرچ پر نظر اور دیگر انتظامی امور نیز تبلیغی پروگرام زیر بحث آئے جن پر تفصیل سے نمائندگان نے اپنے اپنے خیالات کا اظہار کیا۔

احباب نے تبلیغ کے لئے سال کے دوران پندرہ پندرہ ایام وقف کرنے کا عہد کیا۔ وقت کی تعیین کی اور جماعتوں میں جا کر اس تحریک کو جاری رکھنے کا عہد کیا۔

بالآخر دعا کے بعد سالانہ کانفرنس اور شوریٰ کے اختتام کا اعلان کیا گیا۔ الحمد للہ کانفرنس و شوریٰ کامیاب رہی۔

مکرم میر فیض اللہ صاحب آف کویت کی وفات

عاجز کے خسر محترم میر فیض اللہ صاحب جو کہ جماعتِ احمدیہ کویت کے ایک مخلص فرد تھے مورخہ ۲۵ جنوری ۱۹۶۹ء کو شام پانچ بجے حرکتِ قلب بند ہو جانے کی وجہ سے وفات پا گئے۔ اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ۔

مرحوم کا تابوت مورخہ ۳۱ جنوری ۱۹۶۹ء بروز جمعہ بذریعہ ہوائی جہاز کویت سے لاہور پہنچا اور لاہور سے بذریعہ وین (VAN) ان کے وطن جہلم لایا گیا جہاں اسی روز مکرم مولوی عبد الکریم صاحب امیر جماعت احمدیہ جہلم نے ان کی نماز جنازہ پڑھائی اور مرحوم کو نیا محلہ کے قبرستان میں حضرت مسیح موعودؑ کے نامور صحابی حضرت مولوی برہان الدین صاحب جہلمیؓ کے مزار کے قریب سپردِ خاک کر دیا گیا۔ جماعتِ احمدیہ کویت نے اور خصوصاً جماعت کے پریذیڈنٹ مکرم مسعود احمد صاحب ہاشمی نے نہایت محبت اور اخلاص سے تابوت تیار کروا کر جہلم بھجوانے کا انتظام کیا۔ اللہ تعالیٰ ان کو جزائے خیر دے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے ایک سوگوار بیوہ۔ دو لڑکے اور سات لڑکیاں یادگار چھوڑے ہیں۔ ایک لڑکا اور تین لڑکیاں شادی شدہ ہیں اور چار لڑکیاں اور ایک لڑکا ابھی غیر شادی شدہ ہیں۔ احباب جماعت دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کی مغفرت فرمائے اور جنت میں اعلیٰ مقام عطا فرمائے نیز ان کے تمام لواحقین کا حافظ و ناصر ہو اور ہر لحاظ سے ان کا خود کفیل ہو۔ وفات کے وقت مرحوم کی عمر قریباً ساٹھ سال تھی۔

مرحوم کے خسر (جو جماعتِ احمدیہ دتیال نگیالی آزاد کشمیر کے ایک لمبا عرصہ امیر جماعت رہے ہیں) اور خوش دامنہ دونوں کے لئے یہ صدمہ بہت بڑا ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں عاجزانہ درخواست ہے کہ وہ ان کے لئے خاص طور پر دعا فرماویں کہ اللہ تعالیٰ ان کو صبر جمیل عطا فرمائے اور ان کی خاص امداد فرماوے۔

(خاکسار حفیظ الرحمان۔ اسلام آباد)

درخواستِ دعا

میری والدہ محترمہ شدید طور پر بیمار ہو گئی ہیں۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے۔

(خاکسار امۃ الحی بنت شیخ محمد بشیر آزاد پریذیڈنٹ جماعتِ احمدیہ منڈی مریدکے)

ادائیگی زکوٰۃ اموال کو بڑھاتی اور تزکیہ نفوس کرتی ہے۔

الحاج حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری رضی اللہ عنہ

کا

ذکر خیر

از مکرم مسعود احمد صاحب خورشید کراچی ابن حضرت مولوی قدرت اللہ صاحب سنوری

(۱)

آپ کو اللہ تعالیٰ نے گزشتہ چند سالوں میں سلسلہ عالیہ احمدیہ کی نمایاں خدمات کی توفیق بخشی۔ بعض خدمات کا مختصراً ذکر کیا جاتا ہے

۱۔ بحسب ارشاد حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ آپ نے اصحاب حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی جو روایات جمع کی تھیں انہیں دسمبر ۱۹۶۲ء میں کتابی شکل میں "سیرت احمد" کے نام سے شائع کرایا۔

۲۔ مئی ۱۹۵۸ء میں آپ کو اللہ تعالیٰ نے حج بیت اللہ کی توفیق عطا فرمائی اور آپ کی اہلیہ محترمہ بھی آپ کے ہمراہ تھیں اس بابرکت سفر میں آپ کو خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت بھی ہوئی۔

۳۔ اپریل مئی ۱۹۶۲ء میں آپ مشرقی پاکستان کی جماعتوں میں اپنے خرچ پر تشریف لے گئے۔ اس علاقہ کے لوگوں کو مسیح پاک علیہ السلام کے ایک صحابی کی زبان سے بہت سی روح پرور باتیں سننے کی توفیق ملی۔ جو کہ ان کے لئے ازدیاد ایمان کا باعث ہوئیں الحمد للہ

۴۔ ۱۹۶۴ء میں آپ نے اپنی کتاب تجلی قدرت کا پہلا ایڈیشن شائع کیا۔ جس میں آپ کی دلچسپ سوانح عمری اور پیدائش بیعت حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام سے لے کر خلیفہ ثانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے زمانہ کے حالات اور واقعات سادہ زبان میں درج کئے گئے ہیں۔

۵۔ ۱۹۶۴ء میں آپ نے جلسہ سالانہ کے موقع پر ذکر حبیب کے موضوع پر تقریر فرمائی۔

۶۔ ۱۹۶۵ء میں انصار اللہ مرکزیہ کے حکم کے مطابق آپ نے آخری طور پر مختلف جماعتوں کا دورہ کیا اور انصار اللہ کے تعمیر فنڈ کے لئے چندہ جمع کیا اور تربیت کا فریضہ بھی انجام دیا۔

۷۔ ۱۹۶۶ء میں آپ نے کراچی کی جماعت میں فضل عمر فاؤنڈیشن کے سابقہ وعدہ جات میں گراں قدر اضافے کروائے۔

۸۔ فروری ۱۹۶۷ء میں آپ کو دوسری مرتبہ حج بیت اللہ کی سعادت حاصل ہوئی۔ اور حج کے بعد آپ لندن تشریف لے گئے۔ اور ۲۰ ستمبر ۱۹۶۷ء تک تقریباً چھ ماہ وہاں قیام کر کے فضل عمر فاؤنڈیشن کے سابقہ وعدہ جات میں کئی ہزار کا اضافہ کرایا۔

۸۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ بھی اسی عرصہ میں لندن گئے وہاں پر حضور کا استقبال کیا

۹۔ اکتوبر ۱۹۶۷ء میں تجلی قدرت کا دوسرا ایڈیشن شائع کیا اور اس کی سابقہ ترتیب کو بدل کر نئے عنوانات کے تحت اور کچھ مزید اضافہ جات اور خطوط شامل کر کے زیادہ مفید اور موثر بنایا گیا۔

آپ کے بعض اوصاف حمیدہ

. . . . . آپ نے ایسی شگفتہ طبیعت پائی تھی کہ گھنٹوں تک آپ کے پاس بیٹھنے والا بھی نہ اکتاتا تھا۔ سب سے نہایت خندہ پیشانی سے پیش آتے۔

دین کے معاملہ میں بہت غیرت اور جوش رکھتے تھے۔ کوئی بات اگر اسلام کی تعلیم کے خلاف ہو اس کو سخت ناپسند فرماتے تھے۔ جس جگہ بھی قیام فرماتے اس گھر والوں کو سختی سے تاکید کرتے کہ اگر سب گھر والے میرے ساتھ باجماعت نماز پڑھیں گے تو میں قیام کروں گا۔ ورنہ نہیں۔

بزرگان دین اور کارکنان سلسلہ اور امرائے جماعت کا بے حد ادب اور احترام کرتے تھے۔

مستحقین۔ بیواؤں اور یتیموں کی ہمیشہ خفیہ طور پر امداد فرماتے۔ بعض لوگوں کو قرضے بھی دیتے۔ اور ہمیں بھی تلقین فرماتے۔

رمضان شریف میں فدیہ کی رقوم مستحقین کو بھجواتے اور ہمیں بھی تحریر کر دیتے کہ فدیہ کی رقم فلاں مستحق کو بھیجدیں محترمہ والدہ صاحبہ مرحومہ کی طرف سے ہر سال عمدہ کپڑوں کے جوڑے بنوا کر مستحقین کو دیا کرتے۔

خدا تعالیٰ کی قدرت اور اس کے فضلوں پر بہت زیادہ بھروسہ کرتے تھے

آپ کی بیماری اور معجزانہ شفا

ماہ جنوری ۱۹۶۸ء میں جلسہ سالانہ سے کچھ دن قبل آپ ربوہ میں درد گردہ اور پتھری کی تکلیف سے شدید بیمار ہوئے۔ جب تکلیف زیادہ ہو گئی اور ایکسرے کے ذریعہ پتھریوں کا علم ہوا تو آپ کو لاہور لے جا کر اپریشن کرانے کا مشورہ دیا گیا۔ آپ نے جانے سے قبل حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے اجازت طلب کی اور دعا کے لئے درخواست کی۔ اور حضور کی خدمت میں عرض کیا کہ ڈاکٹروں کا مشورہ اپریشن کا ہے۔ اس پر حضور نے فرمایا کہ اپریشن کرانے کی ضرورت نہیں میں دعا کروں گا۔ اللہ تعالیٰ صحت عطا فرمائے گا۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے حضور کی اس بات کو پورا کیا اور اپریشن کی نوبت نہ آئی۔ ویسے اپریشن کرنے میں آپ کی زندگی کو بھی خطرہ لاحق تھا۔

ڈاکٹروں کے مشورہ کے مطابق آپ کو لاہور میو ہسپتال لے جا کر دکھلایا گیا۔ لیکن آپ نے ہسپتال میں رہنا پسند نہ کیا۔ چنانچہ باہمی مشورہ اور دعا کے بعد یہ فیصلہ کیا گیا کہ آپ محترم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب کے ہمراہ کوئٹہ چلے جائیں اور وہاں علاج کرایا جائے اس روز نہ ٹرین میں کوئی سیٹ تھی۔ اور نہ ہی ہوائی جہاز میں۔

آپ نے عصر کے وقت دوبارہ بچوں کو اسٹیشن پر بھجوایا۔ اور فرمایا کہ میں دعا کرتا ہوں۔ جا کر معلوم کرو کوئی انتظام ہو جائے۔ چنانچہ اللہ تعالیٰ نے ایسا انتظام فرما دیا کہ اسی روز کسی شخص نے اپنی سیٹ منسوخ کرا دی اور آپ کو اسی ڈبہ میں جگہ مل گئی۔ جس میں مکرم ڈاکٹر غلام مجتبیٰ صاحب نے لاہور سے کوئٹہ جانا تھا۔ اور آپ ان کے ہمراہ علاج کے لئے کوئٹہ تشریف لے گئے۔ اس وقت آپ کو درد کی سخت شکایت تھی بے چینی بھی بہت زیادہ تھی۔ لیکن ڈاکٹر صاحب کے ساتھ ہونے کی وجہ سے راستہ میں انجیکشن اور دوائیاں ملتی رہیں۔ کوئٹہ میں کچھ دنوں کے بعد آپ کو درد گردہ اور پتھریوں کی تکلیف کے علاوہ ڈبل نمونیہ بھی ہو گیا اور آپ کی حالت بگڑ گئی لیکن جیسا کہ حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے فرمایا تھا۔ اور حضور پُر نور اور احباب جماعت آپ کی صحت یابی کے لئے دعائیں کر رہے تھے۔ اللہ تعالیٰ نے آپ کو معجزانہ طور پر صحت عطا فرمائی۔ اس بیماری کے دوران بغیر اپریشن ۱۳ پتھریاں خارج ہوئیں۔ اور اس مرتبہ صحتیاب ہونے کے بعد آپ چھ ماہ تک تندرست رہے۔ فالحمد للہ علیٰ ذالک

آپ کی آخری بیماری کے ایمان افروز حالات

کراچی میں ماہ ستمبر ۱۹۶۸ء کے شروع میں آپ کئی مرتبہ شدید بخار میں مبتلا ہوئے اور اس سے پہلے کچھ دن پیچش کی تکلیف بھی رہی بخار ۱۰۳/۱۰۴ درجہ تک ہو جاتا تھا اور ملیریا خیال کیا گیا۔ کیونکہ بخار کے وقت سخت سردی لگتی تھی لیکن بعد ازاں ایکسرے کرانے پر معلوم ہوا کہ گردوں میں انفیکشن ہو گیا ہے اس کی وجہ سے بخار ہوتا ہے۔ ۱۳ اکتوبر ۱۹۶۸ء کی صبح کو آپ کو بخار کی وجہ سے انجیکشن دئے گئے۔ اس کے بعد ۸½ بجے آپ کو ایکسرے کے لئے کلینک لے جایا گیا۔ نو بجے کے قریب کلینک میں آپ پر بیماری کا شدید حملہ ہوا۔ اور خون میں جو زہریلا مواد ہو گیا تھا اس کی وجہ سے یکدم آپ کے دل پر اثر ہوا اور بلڈ پریشر ۵۰ سے بھی کم ہو گیا نبض کمزور ہو گئی آنکھیں پتھرا گئیں۔ زبان میں لکنت آ گئی۔ وہاں سے آپ کو گھر لے جایا گیا۔ ڈاکٹر کو بلوایا گیا اور بروقت ڈاکٹری مدد ملنے سے اللہ تعالیٰ کے فضل سے آپ کی حالت دو تین گھنٹے کے بعد کافی سدھر گئی اور شام تک قدرے بہتر ہو گئے۔ اور گفتگو کرنا شروع کر دی اگلی صبح کو جب میں اور میری اہلیہ آپ کی عیادت کے لئے گئے تو آپ اٹھ کر بیٹھ گئے۔ اور فوراً دو تین خطوط لکھ کر ہمیں دئے جن میں سے ایک خط حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے نام دعا کے لئے لکھا تھا اور معذرت کی تھی کہ میں بوجہ بیماری انصار اللہ کے اجتماع میں شامل نہیں ہو سکوں گا۔ اور مجھے بھی تاکید فرمائی کہ میں بھی حضور پُر نور کی خدمت میں یہ اطلاع دے دوں۔ باقی

درخواست دُعا

محترم مولوی محمد حسین صاحب مربی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی اہلیہ محترمہ چند دنوں سے بیمار ہیں اور تکلیف زیادہ ہے احباب جماعت مستقد کاملہ کے لئے دعا فرمادیں۔ (سردار محمد کاتب الفضل)

وصایا

ضروری نوٹ :- مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز اور صدر انجمن احمدیہ کی منظوری سے قبل صرف اس لئے شائع کی جا رہی ہیں تاکہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ دن کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

۲۔ ان وصایا کو جو نمبر دئے جا رہے ہیں وہ ہرگز وصیت نمبر نہیں ہیں بلکہ یہ مسل نمبر ہیں وصیت نمبر صدر انجمن احمدیہ کی منظوری حاصل ہونے پر دئے جائیں گے۔

۳۔ وصیت کنندگان سیکرٹری صاحبان مال سیکرٹری صاحبان وصایا اس بات کو نوٹ فرمالیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۱۹۴۱

میں عائشہ بیگم زوجہ محمد عیسیٰ خاں صاحب قوم مغل پیشہ خانہ داری عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن کراچی ضلع کراچی بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۲۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۸ تولے مالیتی ... ۱۰۰۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

الراقمہ:- عائشہ بیگم

گواہ شد:- ناز احمد ناصر نائب سیکرٹری مال جماعت احمدیہ کراچی۔

گواہ شد:- شیخ رفیع الدین احمد مرکزی سیکرٹری وصایا کراچی۔

مسل نمبر ۱۹۴۲

میں مبارک احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب قوم گکھڑ زئی پیشہ طالب علمی عمر ۲۰ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ لاہور ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری جائیداد اس وقت کوئی نہیں۔ میرا گذارہ ماہوار آمد پر ہے جو اس وقت ۳۰/- روپیہ ہے میں تا زیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اور اگر کوئی جائیداد اسکے بعد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو۔ اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے نافذ فرمائی جائے۔

العبد:- ملک مبارک احمد ولد ملک مظفر احمد صاحب ۱/۱۲ گنج مغلپورہ لاہور ۶۸/۱/۲

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰ نائب قائد مجلس خدام الاحمدیہ ضلع لاہور ۶۸/۱/۲

گواہ شد:- غلام رسول صدر موصیان و صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۱۹۴۳

میں ملک فتح خاں اجل ولد ملک فیروز خاں مرحوم قوم گکھڑ زئی پیشہ ملازمت عمر ۲۵ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ ایک پلاٹ سکنی زمین واقع دارالعلوم ربوہ = ۳۵۰۰/- روپے

۲۔ ایک مکان پختہ واقع منڈی بہاؤالدین میں ۱/۲ حصہ میرا ہے۔ کل ۸۰۰۰/- ۴۰۰۰/- "

کل جائیداد ۷۵۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۲۷۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ملک فتح خان اجل ۱/۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد:- غلام رسول صدر موصیان و صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۱۹۴۴

میں رفیعہ ملک زوجہ ملک فتح خاں اجل صاحب قوم گکھڑ زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۳۰۰۰ روپے

۲۔ زیور ۱۰ تولے مالیتی ۱۴۷۰/- "

کل جائیداد ... ۴۴۷۰ "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اسکے بعد کوئی جائیداد پیدا کروں تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہونگی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۰/- روپے ماہوار آمد ہے۔ میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ملک فتح خان اجل ۱/۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید وصیت ۱۵۵۷۰ نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور۔

گواہ شد:- غلام رسول صدر موصیان و صدر جماعت احمدیہ گنج مغلپورہ لاہور

مسل نمبر ۱۹۴۴

میں رفیعہ ملک زوجہ ملک فتح خاں اجل صاحب قوم گکھڑ زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۲ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں۔ میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے۔

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ... ۳۰۰۰ روپے

۲۔ زیور طلائی ۱۰ تولے مالیتی ۱۴۰۰/- "

کل جائیداد ۴۴۰۰/- "

میں اپنی مندرجہ بالا جائیداد کے ۱/۱۰ حصہ کی وصیت بحق صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی ہوں۔ اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں۔ تو اسکی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتی رہوں گی۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر میرا جو ترکہ ثابت ہو اس کے بھی ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت مجھے مبلغ روپے ماہوار آمد ہے میں تا زیست اپنی آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:- ملک فتح خان اجل ۱/۱۲ گنج مغلپورہ لاہور۔

گواہ شد:- ملک منور احمد جاوید نائب قائد خدام الاحمدیہ ضلع لاہور

مسل نمبر ۱۹۴۵

میں سلمیٰ جاوید زوجہ ملک منور احمد صاحب جاوید قوم گکھڑ زئی پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گنج مغلپورہ ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۶۸/۱/۲ حسب ذیل وصیت کرتی ہوں میری موجودہ جائیداد حسب ذیل ہے

۱۔ حق مہر بذمہ خاوند ۳۰۰۰/- روپے

الفضل میں اشتہار دینا کلید کامیابی ہے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

سیاسی مذاکرات کے لئے صدر ایوب کی دعوت قبول کر لی گئی

لاہور ۱۷ فروری۔ اپوزیشن پارٹیوں کی جمہوری مجلس عمل نے ملک کے سیاسی اور آئینی مسائل پر صدر ایوب سے مذاکرات کی دعوت قبول کر لی ہے تاہم بات چیت کے لئے ۱۷ کی بجائے ۱۹ فروری کی تاریخ تجویز کی ہے۔ یہ فیصلہ کل صبح مجلس عمل نے اپنے اجلاس میں کیا۔ مجلس کے ترجمان مسٹر محمود علی ایم این اے نے بعد میں ایک پریس کانفرنس سے خطاب کرتے ہوئے بتایا کہ صدر ایوب مذاکرات میں عوامی لیگ کے رہنما شیخ مجیب الرحمن کی شرکت پر رضامند ہو گئے ہیں۔ انہوں نے کہا مجلس عمل نے صدر ایوب پر زور دیا ہے کہ وہ پیپلز پارٹی نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) ایئر مارشل اصغر خان لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان اور سید محبوب مرشد کو خود مذاکرات میں شرکت کی دعوت دیں۔ کیونکہ مجلس عمل سے باہر جماعتوں یا سیاسی رہنماؤں کو دعوت دینا صدر ایوب کی اپنی ذمہ داری ہے۔ مسٹر محمود علی نے بتایا کہ جمہوری مجلس عمل نے اس بات کے پیش نظر کہ حکومت ہنگامی حالات کے خاتمہ، سیاسی نظر بندوں کی رہائی اور شہری آزادیوں کی بحالی کی تین شرائط پوری کر دی ہیں۔ صدر ایوب کے ساتھ گول میز کانفرنس میں شرکت کا فیصلہ کیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ جمہوری مجلس عمل کے کنوینر پہلے ہی مجلس عمل کی طرف سے صدر پر زور دے چکے ہیں کہ پاکستان پیپلز پارٹی، نیشنل عوامی پارٹی (بھاشانی گروپ) اور اہم شخصیتوں، ایئر مارشل اصغر خان لفٹیننٹ جنرل محمد اعظم خان اور سید محبوب مرشد کو کانفرنس میں شرکت دعوت دی جائے۔

ہنگامی حالت ختم ہو گئی

لاہور ۱۷ فروری۔ صدر ایوب نے ملک میں ہنگامی حالت ختم کرنے کا اعلان کر دیا ہے جس کے بعد آئین کے تحت دیئے گئے۔ بنیادی حقوق خود بحال ہو گئے ہیں۔ اسامبلی عدالتیں ان کے نفاذ کے لئے احکام جاری کرنے کی مجاز ہیں۔ ہنگامی حالات کل آدھی رات کو ختم ہوئے ہیں۔ ہنگامی حالت کا اعلان ۶ ستمبر ۱۹۶۵ء کو پاکستان پر بھارت کے حملہ کے وقت کیا گیا تھا۔ اس کے خاتمے کے ساتھ ہی صدر ایوب نے چھ آرڈیننس جاری کر دیئے ہیں جن کا مقصد ڈیفنس آف پاکستان رولز کے تحت نظر بندی کے احکامات کے سوا باقی تمام احکامات کا قانونی جواز مہیا کرنا ہے۔

عوام کو خوشگوار فضا پیدا کرنی چاہیئے

لاہور ۱۷ فروری۔ گورنر مغربی پاکستان مسٹر محمد موسیٰ نے عوام سے اپیل کی ہے کہ وہ ایسا سازگار ماحول پیدا کریں جس میں سیاسی اور آئینی مسائل پر حکومت اور اپوزیشن کے مذاکرات تسلی بخش طریقے سے ہو سکیں۔ انہوں نے کہا کہ اس موقع پر جب کہ صدر اور ان کی حکومت قومی مسائل حل کرنے کے لئے پرخلوص بحث و تمحیص کے لئے تیار ہو چکی ہے۔ ہر شخص کا یہ اخلاقی فرض ہے کہ وہ مثبت کردار ادا کرے۔ انہوں نے یہ بات کل شام ریڈیو پاکستان سے اپنی ماہانہ نشری تقریر میں کہی۔

ڈھاکہ میں زبردست ہنگاموں کے بعد فوج طلب کر لی گئی

ڈھاکہ ۱۷ فروری۔ ڈھاکہ شہر میں کل زبردست ہنگاموں پر قابو پانے کے لئے فوج بلا لی گئی۔ شہر میں دفعہ ۱۴۴ اور بارہ گھنٹے کے لئے کرفیو لگا دیا ہے۔ اس سے قبل مشتعل ہجوموں نے مرکزی وزیر اطلاعات خواجہ شہاب الدین، مشرقی پاکستان مسلم لیگ کے صدر خواجہ حسن عسکری اور دو وزراء کی کوٹھیوں کے علاوہ کئی دوسری عمارتوں اور پانچ موٹر گاڑیوں کو نذر آتش کر دیا۔ پولیس کو فائرنگ کرنا پڑی جس سے ایک شخص ہلاک اور چودہ زخمی ہو گئے۔ کل نارائن گنج کے نواحی قصبہ میں ایک بہت بڑے جلوس کو منتشر کرنے کے لئے پولیس نے گولی چلا دی۔ جس سے ایک طالب علم جاں بحق اور دو زخمی ہو گئے۔

ڈھاکہ میں کل شہریوں نے اگرتلہ سازش کیس کے ایک ملزم سارجنٹ ظہور الحق کے جنازہ کے ساتھ جلوس نکالا۔ سارجنٹ ظہور الحق نے کل صبح ڈھاکہ چھاؤنی میں فوج کی حراست سے فرار ہونے کی کوشش کی تھی اور اپنے ایک ساتھی فلائٹ سارجنٹ فضل الحق کے ساتھ دو پہریداروں کی رائفلیں چھیننے کی کوشش کی مگر گارڈ کمانڈر نے دونوں ملزموں کو گولی مار دی۔ سارجنٹ ظہور الحق کل رات کو ملٹری ہسپتال میں زخموں کی تاب نہ لاتے ہوئے چل بسا تھا۔ دوسرا ملزم ابھی زیر علاج ہے۔

تعمیر مساجد ممالک بیرون میں حصہ لینے والی بہنوں کے لئے خوشخبری

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خدمت بابرکت میں ۳۱ صلح ۱۳۴۸ ہش تک تعمیر مساجد ممالک بیرون پاکستان میں حصہ لینے والی بہنوں کی فہرست مع ان کی مالی قربانیوں کے پیش کی گئی۔ اس فہرست کو ملاحظہ فرما کر سیدنا حضرت ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے اظہار خوشنودی فرماتے ہوئے ان کے لئے دعا فرمائی نیز فرمایا:

"جزاھن اللہ احسن الجزاء"

اللہ تعالیٰ ہماری ان سب بہنوں کی مالی قربانیوں کو شرف قبولیت بخشے اور انہیں مزید قربانیوں کی توفیق دے کر ہمیشہ ان کو اور ان کے خاندانوں کو اپنے خاص فضلوں سے نوازے آمین۔

ہماری دیگر بہنیں بھی تعمیر مساجد ممالک بیرون کے چندہ میں حصہ لے کر اللہ تعالیٰ کی خوشنودی اور اپنے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی دعائیں حاصل کریں۔

(وکیلہ المال اول تحریک جدید ربوہ)

اکناف عالم میں مساجد کے قیام کی غرض

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز فرماتے ہیں:۔

"ہم مسجدیں اس لئے نہیں بنا رہے کہ ہمارا نام بلند ہو بلکہ اس لئے بنا رہے ہیں کہ خدا کا نام بلند ہو"

یہی عزم صمیم سیدنا حضرت فضل عمر المصلح الموعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا تھا جیسا کہ حضور انور کے حسب ذیل ارشاد سے ظاہر ہوتا ہے۔ حضرتؓ فرماتے ہیں:۔

"ہم نے تمام غیر ممالک میں مساجد بنانی ہیں۔ یہاں تک کہ دنیا کے چپہ چپہ سے اللہ اکبر کی آواز آنے لگ جائے۔ اور تمام غیر ممالک محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غلامی میں داخل ہو جائیں"

پس ہماری جماعت کے ہر فرد، مرد، عورت اور بچہ کو چاہیئے کہ اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کرنے اور محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس نام کو دنیا میں روشن کرنے کے لئے مساجد کے قیام کے بابرکت پروگرام میں دل و جان سے حصہ لیں۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد ماجد چوہدری عظمت اللہ خان صاحب ابن چوہدری فضل احمد صاحب مرحوم بہلولپوری حال محلہ اشرف پورہ منصورہ آباد لائل پور بروز ہفتہ مورخہ ۲۵/۱/۶۹ کو بوقت مغرب اپنے گاؤں بہلول پور کی مسجد میں ہی اچانک حرکت قلب بند ہو جانے سے وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔

مرحوم کا جنازہ مورخہ ۲۶/۱/۶۹ کو ربوہ لایا گیا۔ اور بعد نماز عصر محترم قاضی محمد ندیم صاحب ناظر اصلاح وارشاد نے پڑھا۔ مرحوم موصی تھے اس لئے مقبرہ بہشتی میں انہیں سپرد خاک کیا گیا۔ اور بعد ازاں محترم قاضی صاحب موصوف نے ہی دعا کرائی۔ مرحوم اپنے پیچھے ایک بیوہ چار لڑکے اور چھ لڑکیاں اپنی یادگار چھوڑے ہیں۔ مرحوم نہایت مخلص اور سلسلہ کے دیرینہ خادم اور دینی کاموں میں بڑھ چڑھ کر حصہ لینے والے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تبارک وتعالیٰ مرحوم کے درجات بلند کرے اور ہم پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے آمین۔

(چوہدری منیر احمد اختر ابن چوہدری عظمت اللہ خان صاحب مرحوم)
محلہ اشرف پورہ منصورہ آباد۔ لائل پور۔

قریبی زر اور انتظامی امور سے متعلق صاحبزادہ الفضل سے خط و کتابت کیا کریں

مومنوں کے وہ فرائض جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں

دُنیوی جماعتوں کا طریقِ کار علیحدہ ہوتا ہے ان پر دینی جماعتوں کا قیاس نہیں کیا جاسکتا

(۱)

سیدنا حضرت المصلح الموعود رضی اللہ تعالےٰ عنہ سورۃ الحج کی آیت یٰۤاَیُّھَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوا ارْکَعُوْا وَاسْجُدُوْا وَاعْبُدُوْا رَبَّکُمْ وَافْعَلُوا الْخَیْرَ لَعَلَّکُمْ تُفْلِحُوْنَ کی تفسیر کرتے ہوئے فرماتے ہیں :-

"اِن آیات میں مومنوں کو ان فرائض کی طرف توجہ دلائی گئی ہے جو الٰہی جماعتوں کو کامیاب بنانے میں ممد ہوتے ہیں اور جن کے بغیر غلبہ کا حصول ناممکن ہوتا ہے۔ یہ امر یاد رکھنا چاہیئے کہ دنیوی جماعتوں کا طریق کار بالکل علیحدہ ہوتا ہے اور اُن پر دینی جماعتوں کا قیاس نہیں کیا جاسکتا۔ دنیوی جماعتوں کے لئے ضروری نہیں ہوتا کہ وہ سچ سے کام لیں وہ جھوٹ۔ فریب اور دغا بازی سے کام لیتی ہیں اور اِس طرح ہر ممکن ذریعہ سے کامیابی حاصل کرنے کی کوشش کرتی ہیں مگر یہ ہتھیار جو عام طور پر دنیا میں کامیابی کا ذریعہ سمجھے جاتے ہیں دین میں ان کو بالکل حرام قرار دیا گیا ہے۔ دنیوی امور میں لوگ جھوٹ سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ جھوٹ کے بغیر گزارہ نہیں۔ وہ فریب سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ فریب کے بغیر گزارہ نہیں۔ وہ منافقت سے کام لیتے ہیں اور کہتے ہیں کہ منافقت کے بغیر گزارہ نہیں۔ جب ایک قوم دوسری قوم کو نقصان پہنچانا چاہتی ہے۔ جب اس کی ساری قوتیں دوسری قوم پر حملہ کرنے کے لئے مجتمع ہو رہی ہوتی ہیں۔ جب اس کے ہمارے محکمے اپنے کیل کانٹے درست کر رہے ہوتے ہیں اُس وقت دنیادار حکومتیں بڑے زور سے یہ اعلان کرتی سُنائی دیتی ہیں کہ ہمارے تعلقات اس حکومت سے بڑے اچھے ہیں اور جب وہ جنگ کا فیصلہ کر چکی ہوتی ہیں اُن کے مدبّر بڑے زور شور سے یہ اعلان کر رہے ہوتے ہیں کہ ہم صلح کے لئے ہر ممکن تدابیر اختیار کریں گے مگر اُن کی غرض اِن اعلانات سے یہ ہوتی ہے کہ اگر ہمارا دشمن بیوقوف بنایا جاسکے تو اُسے بیوقوف بنائیں۔ اس کے مقابلہ میں اُن کا دشمن بھی اسی طرح کر رہا ہوتا ہے جس طرح وہ کر رہے ہوتے ہیں وہ بھی دھوکا اور فریب اور جھوٹ استعمال کر رہا ہوتا ہے مگر دین کے ساتھ تعلق رکھنے والی جماعتوں کو اس قسم کا طریق اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ انہیں اگر کہا جاتا ہے تو یہ کہ تمہیں اچانک حملہ کرنے کی اجازت نہیں اور اگر تمہارا کسی قوم کے ساتھ معاہدہ ہے اور تم دیکھتے ہو کہ دوسرا فریق اس معاہدہ کی خلاف ورزی کر رہا ہے تو ایک لمبا عرصہ قبل یہ اعلان کر دو کہ ہمارا تمہارا معاہدہ ختم ہے اسکے بعد اگر تم چاہو تو دوسری قوم سے لڑ سکتے ہو پس دینی قوموں کے لئے مشکلات بہت زیادہ ہوتی ہیں کیونکہ جن تدابیر کو دنیا اختیار کر سکتی ہے اُن کو وہ تدابیر اختیار کرنے کی اجازت نہیں ہوتی۔ اِس لئے عقلی طور پر کوئی ایسا قائم مقام ہونا چاہیئے جو جھوٹ اور فریب اور دغا کے مقابلہ میں نیکوں کا سہارا ہو۔ اِس سہارے کا اللہ تعالےٰ نے اِن آیات میں ذکر کیا ہے۔"

(باقی)

(تفسیر کبیر سورہ حج صفحہ ۱۰۰)

درخواستِ دعا

(۱) خاکسار کے پانچ بچے چند روز سے بعارضہ نمونیہ۔ کھانسی و خسرہ وغیرہ بیمار ہیں احباب کرام سے بچوں کی صحتِ کاملہ و عاجلہ کے لئے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے۔

(شیخ محمود احمد سعید۔ ربوہ)

(۲) میری ماموں زاد بہن عزیزہ ناہید (بعمر ۱۱ سال) بنت مکرم مظہر علی صاحب زبیری جو مکرم عبدالرزاق صاحب بٹ کی نواسی ہے لندن میں بعارضہ خسرہ اور ناک کی تکلیف بہت بیمار ہے احباب جماعت عزیزہ کی کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں۔

(مرزا مسعود احمد بیت الکریم دارالرحمت وسطی ربوہ)

تاریخ لجنہ کے سلسلہ میں ضروری مواد بہم پہنچانے کی اپیل

(حضرت سیدہ امۃ متین مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ)

(۱) لجنہ اماء اللہ کی تاریخ لکھنے کا کام عنقریب میں شروع کر رہی ہوں۔ لجنہ اماء اللہ کے قیام کی ابتدائی تاریخ کا بہت کم حال اخبارات میں شائع ہوا ہے جن بہنوں نے ابتدائی سالوں میں کام کیا ہے یا لجنہ کی کوئی خاص خدمات کی ہیں وہ اس سلسلہ میں ضروری مواد لکھ کر مجھے بھجوائیں میں ان کی انتہائی ممنون ہوں گی۔ اسی طرح ہر شہر کی لجنہ اپنے شہر کی لجنہ کے ابتدائی حالات کہ کس سن میں قائم ہوئی۔ کون کون صدر اور مختلف عہدوں پر رہیں۔ کیا کیا خاص خدمات اس شہر۔ قصبہ یا گاؤں کی لجنہ نے کی ہیں ان سے تفصیلاً مطلع کریں۔

(۲) بجٹ فارم لجنہ اماء اللہ تشخیص بجٹ کی خاطر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے بجٹ فارم چھپوائے ہیں ہر لجنہ وہ فارم منگوا کر اس پر اپنا بجٹ تشخیص کر کے بھجوائے۔ چندہ ممبری لجنہ اماء اللہ کا ہر ممبر لجنہ کا اس پر نام درج ہو اور جو چندہ وہ ادا کرتی ہیں اس کا کل اندراج کیا جائے۔ ہمارے مالی سال کے چار ماہ گزر چکے ہیں جلد از جلد یہ فارم ہر لجنہ سے مکمل ہو کر آ جانے چاہئیں۔

ولادت

اللہ تعالےٰ نے عبدالسلام صاحب طاہر متعلم جامعہ احمدیہ کو مورخہ ۱/۲/۶۹ بروز ہفتہ فرزند عطا فرمایا ہے۔ نومولود مکرم عطاء اللہ صاحب درویش (حال کنری سندھ) کا نواسہ ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ نومولود کو درازیٔ عمر عطا فرمائے اور اسے صالحین و فدایان دینِ محمدؐ میں سے بنائے اور وہ ماں باپ کے لئے قرۃ العین ثابت ہو۔ آمین۔

(محمد علی متعلم جامعہ احمدیہ ربوہ)

امتحان انصار اللہ سہ ماہی اوّل

سالانہ لائحہ عمل کے مطابق خواندہ اراکین انصار اللہ کا سہ ماہی اوّل کا امتحان ۲۱/۳/۴۸ بروز جمعہ ربوہ میں اور ۲۳/۳/۴۸ بروز اتوار مجالس بیرون میں منعقد ہو گا۔ امتحان کا نصاب حسبِ ذیل ہے۔ مجالس کوشش فرمائیں کہ اس امتحان میں ان کے زیادہ سے زیادہ انصار اللہ حصہ لیں۔ جزاھم اللہ۔

نصاب :- (۱) ترجمہ قرآن کریم نصف اوّل پارہ دہم

(۲) ترجمہ نماز (۳) سونے سے قبل کی دعا۔

انہی تاریخوں میں ناخواندہ احباب کا امتحان بھی لیا جانا چاہیئے ان کے لئے نصاب حسب ذیل ہے :-

(۱) قرآن کریم ناظرہ یا قاعدہ یسرنا القرآن سُنانا۔

(۲) سورہ فاتحہ۔ سورۃ اخلاص کا ترجمہ زبانی۔

(۳) سونے سے قبل کی دعا زبانی۔

(قائد تعلیم مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

قائدین اضلاع کیلئے قابلِ تقلید نمونہ

قائد ضلع ملتان مکرم محمد انور ہاشمی نے ۴۸ء میں تعمیر ہال "ایوانِ محمود" کے سلسلہ میں چندہ کی مقررہ حد نہ صرف پوری کر دی ہے بلکہ اس سے زائد رقم جمع کروائی ہے جزاھم اللہ احسن الجزاء۔ دیگر قائدین اضلاع کی خدمت میں التماس ہے کہ وہ بھی وعدہ جات کے حصول اور انکی وصولی کی پوری پوری سعی فرمائیں۔

(مہتمم مال خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴